بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلاصۂ سوال

۱،۲۔ جھریوں کے خاتمے کے لیے ڈرمل فلر کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟

۳،۴۔ تغییر خلق اللہ کن صورتوں کو مانا جائے گا؟

۵۔ ڈرمل فلر کے اجزائے ترکیبی کا حکم کیا ہے؟

۶۔ چھاتی کے متعلق ازالۂ عیب اور زینت کی رائج کاسمیٹک ٹریٹمنٹ "بریسٹ لفٹ" کا حکم بتائیں؟ نیز اس کے اجزائے ترکیبی کا حکم بھی بتائیں۔

۷۔ زینت اور ازالۂ عیب کے لیے بوٹوکس کے انجکشن لگوانے کا کیا حکم ہے، جس میں ایک زہریلا مادہ استعمال ہوتا ہے، اس کے مضر ہونے یا نہ ہونے میں کس کے قول کا اعتبار ہو گا؟

۸۔ ناک کے متعلق ازالۂ عیب اور زینت کی رائج کاسمیٹک ٹریٹمنٹ "نوز جوب" کا کیا حکم ہے؟

۹۔ جھریوں کے ازالہ کے لیے ڈرمابریشن اور دیگر جدید طریقوں کا کیا حکم ہے، جن میں مختلف طریقوں سے جلد کی بیرونی تہہ ہٹائی جاتی ہے؟

۱۰۔ اگر جسم گدوانے سے اس کے اثرات ایسے ہوں جن کو ہٹانا ممکن ہو، تو اس صورت میں زینت کے لیے جسم گدوانا کیسا ہے؟ نیز اس صورت میں جسم گدوانے کے بعد ان کے اثرات کو ہٹانا ضروری ہے یا نہیں؟

۱۱۔ لیزر ٹریٹمنٹ کا شرعی حکم بتائیں؟

۱۲۔ رنگ گورا کرنے کے لیے ایک خاص قسم کے انجکشن لگوائے جاتے ہیں، جن کے مضر اثرات بھی ہیں، اور ان سے تکلیف بھی ہوتی ہے، حتی کہ جلد کو سن کرنا پڑتا ہے۔ ان کا کیا حکم ہے؟ اگر یہ جائز نہیں تو ان میں اور رنگ گورا کرنے والی کریم میں کیا فرق ہے؟

۱۳۔ زینت کے لیے ایسا طریقہ اختیار کرنا کیسا ہے، جس میں جسمانی تکلیف ہو؟

۱۴۔ سوئیوں پر مشتمل آلہ سے بھنویں زخمی کر کے ان میں رنگ بھرنا "وشم" کے حکم میں ہے یا نہیں؟

۱۵۔ زینت کے لیے جسم کے مختلف حصے چھیدوانا جائز ہے یا نہیں؟

۱۶۔ انجکشن کے ذریعہ جسم میں داخل کی جانے والی چیز انسانی یا حیوانی پلازما ہو، تو اس کا انجکشن لگوانا کیسا ہے؟

۱۷۔ زینت کے جن طریقوں کا آغاز کفار سے ہوا ہو، وہ طریقے جب مسلمانوں میں عام ہو جائیں تو انکو اختیار کرنا جائز ہو گا یا نہیں؟

دارالافتاء
فتویٰ نمبر ۲۴۶۹/۱۱

49005
1/۳

محترم جناب مفتیان کرام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

مندرجہ ذیل(Cosmetic Non Surgical Treatments)

کاشرعی حکم معلوم کرنا ہے، جب کہ مقصود سراسر زینت ہونہ کہ ازالہ عیب؟

1.Dermal Fillers

A filler treatment is a cosmetic dermatological procedure that is used to minimize the appearance of facial lines and wrinkles to restore a youthful look. It is a great treatment option for those who want to eliminate the signs of aging but are not willing to undergo invasive treatments such as a traditional facelift.

اگر ہم پلاسٹک سرجری کی بات کرتے ہیں تو:

۳- درازیٔ عمر کی وجہ سے طبعی طور پر انسان کی ظاہری حیثیت میں جو تغیر آتا ہے، جیسے جھریوں کا پیدا ہوجانا؛ غیرہ، ان کو ختم کرنے کے لئے پلاسٹک سرجری جائز نہیں۔

۴- ناک اور دوسرے اعضاء، خلقی طور پر کم خوبصورت اور غیر متناسب ہوں؛ مگر انسان کی عمومی معتاد خلقت کے دائرہ سے باہر نہ ہوں تو زینت اور محض خوبصورتی کے لئے پلاسٹک سرجری جائز نہیں۔

(پلاسٹک سرجری فقہ اسلام کی روشنی میں ص19)

دار الافتاء
11/2469

filler treatment is a cosmetic dermatological procedure that is used to minimize the appearance of facial lines and wrinkles to restore a youthful look

اس تعریف کو سامنے رکھتے ہوئے سوال یہ ہے کہ پلاسٹک سرجری فقہ اسلام کی روشنی کی مذکورہ بالا عبارت سے یہ بات تو واضح ہے کہ زینت کی غرض سے جھریوں کا ازالہ یا ہونٹ، ناک وغیرہ کی ساخت میں تبدیلی ناجائز ہے۔

سوال یہ ہے کہ:

1۔ کیا ان مقاصد کے لیے نون سرجیکل ٹریٹمنٹس جیسے ڈرمل فلرز ہیں ناجائز شمار ہوگا؟ یا سرجیکل یا نون سرجیکل ٹریٹمنٹ میں حکم کے اعتبار سے فرق ہوگا؟

2۔ نیز اگر جھریوں کے ازالے یا ہونٹ، ناک وغیرہ کی ساخت میں تبدیلی کی صورتوں میں عدم جواز کی علت تغییر لخلق اللہ ہو تو جن صورتوں میں تغییر لخلق اللہ نہ ہو وہاں جواز ہوگا؟

What can dermal fillers be used for?

Correcting moderate-to-severe facial wrinkles and skin folds. Increasing fullness of lips, cheeks, chin, under-eye hollows, jawline, and back of the hand. Restoring facial fat loss in people with human immunodeficiency virus (HIV) Correcting acne scars on the cheek.

ان مقاصد کے لیے فلرز کا استعمال کیا جاتا ہے۔

3۔ تغییر خلق اللہ کن صورتوں کو مانا جائے گا اور کن کو نہیں؟ تعریف میں ایک بات یہ لکھی ہے "جس صورت معتاد پر اللہ تعالی نے انسان کو پیدا کیا" صورت معتاد کے دائرے کے اندر کیا کیا چیزیں داخل ہیں۔

4۔ تغییر خلق اللہ کی تعریف سے ایک بات یہ سمجھ آئی کہ اللہ تعالی نے جس صورت معتاد پر انسان کو پیدا کیا اس میں دائمی تبدیلی کی جائے۔ عام طور پر جو میک اپ کیا جاتا ہے اس میں لپ سٹک اس طرح لگائی جاتی ہے کہ موٹے ہونٹوں کی موٹائی کم ظاہر ہو اور اگر پتلے ہیں تو بھرے بھرے محسوس ہوں لیکن غالبا اس کا عدم جواز اس لیے نہیں کہ یہ عارضی کیفیت ہے، یہاں دوسری شرط مفقود ہے اس لیے اس پر تغییر کا حکم نہیں لگتا۔ فلرز کا اثر چند ماہ یا سال دو سال رہتا ہے۔ اس ٹریٹمنٹ کو عارضی کہیں گے یا دائمی؟

5۔ ڈرمل فلرز کے مندرجہ ذیل طریقوں کے اجزائے ترکیبی کا کیا حکم ہوگا؟ نیز اگر جسم کے کسی اور حصے سے چربی نکال کر اس کے اجزاء کا فلر انجیکشن میں استعمال کیا جائے تو ان کا کیا حکم ہوگا؟

How the procedure works

A dermal filler works by raising or puffing up particular areas of the face. It is most commonly used in areas that succumb to sagging skin, which creates a hollowed look. The specific manner as to how the procedure works depends on the type of fillers being used. Existing options include:

Hyaluronic acid – The most commonly used type of dermal filler, a hyaluronic acid filler works by drawing fluid to the specified part of the face that needs a lift. This substance is used in popular filler brands

دار الافتاء

such as Juvederm, Captique, and Restylane; the effects of these fillers typically last around 9 months to 1 year.

Fat graft – A fat graft, also known as an autologous fat, refers to fat cells that are taken from another part of the patient's own body then injected into the recipient site. Since the injected filler is made of actual human fat, the effects of this type of treatment can last for years.

Polymer – Filler brands like Sculptra uses a man-made and biodegradable polymer substance. This is another long-lasting option, with effects lasting up to two years.

Calcium hydroxylapatite – This is the main substance used in another popular filler brand Radiesse, which can keep wrinkles and skin aging at bay for up to 12 months.

Bovine collagen – Fillers like Zyderm and Zyplast use bovine collagen. However, due to the nature of this substance, the patient has to undergo an allergy test at least 4 weeks prior to undergoing the treatment to ensure that he or she will not have any adverse reactions to the injectable filler.

Microscopic plastic beads – Because bovine collagen treatment does not offer permanent results, it is often mixed with microscopic beads that are made of polymethyl methacrylate or PMMA that stay under the skin for good even when the collagen melts away; they therefore effectively extend the effects of the treatment to at least 5 years.

یہ عمومی طریقے ہیں جو ڈرمل فلرز میں استعمال کیے جاتے ہیں۔

2.Vampire Breast Lift (PRP Breast Lift)

1۔اس ٹریٹمنٹ کو ازالہ عیب اور زینت (نسوانی حسن) کے لیے کروانا کیسا ہے؟

2۔اس کے اجزائے ترکیبی کا کیا حکم ہوگا؟

3.BOTOX

Botox is a purified form of the botulinum toxin that is obtained from bacteria. Though it is deadly in larger amounts, the tiny, regulated amount of Botox can do wonders. Botox works by blocking nerve signals in the muscles where it is injected. When those nerve signals are interrupted, the affected muscle is temporarily paralyzed or frozen. Without movement of these selected muscles in the face, certain wrinkles may be softened, reduced, or even removed. Essentially, Botox is for treating lines and wrinkles and fillers work for loss of volume.

What are the dangers of Botox?

Serious adverse effects after cosmetic use of botulinum toxin include dysphagia, muscle weakness, and allergic reactions [22, 23]. Dysphagia and muscle weakness are common symptoms of botulism

⑦ فلرز کا ایک مقصد جھریوں کا خاتمہ ہے۔ بوٹوکس بھی اس کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ کچھ تھوڑا فرق ہے دونوں ٹریٹمنٹس میں تو فلرز کے حکم کے ساتھ بوٹوکس کے جواز عدم جواز کا حکم بھی معلوم ہو جائے گا۔

دو اضافی سوال یہاں پوچھنے مقصود ہیں:

1۔ اس ٹریٹمنٹ کے طریقہ کار کو سمجھنے کے لیے جب اس کے بارے میں پڑھنا شروع کیا تو دو سوال ایسے پیدا ہوئے جن کا کوئی جواب نہیں مل سکا۔

ایک تو یہ کہ اگر فقط یوں کہ دیا جائے کہ "اگر اس کا استعمال مضر ہے تو ممنوع ہو گا" تو ہر عامی شخص یہ کیسے معلوم کر سکتا ہے کہ اس کا استعمال اس کے حق میں مضر ہے یا نہیں؟ کیا بوٹوکس میں عمومی اعتبار سے مضرت کا پہلو غالب ہے؟

اگر یہ کہا جائے کہ اپنے کاسمیٹک سرجن کو اپنی کیفیت بتا کر مشورہ کر لیں تو موجودہ زمانے میں اور پھر خاص طور پر اس فیلڈ کو پیسے کمانے کا ذریعہ بنا لیا گیا سرجن کی رائے کا اعتبار کرنا شرعاً درست ہو گا؟۔

2۔ اس کے اجزائے ترکیبی کی حلت و حرمت کے بارے میں بتا دیں۔

---

4. NOSE JOB

non-surgical nose reshaping

⑧ پلاسٹک سرجری فقہ اسلام کی روشنی کے مطالعے سے یہ بات سمجھ آئی کہ محض ناک کی خوبصورتی کے لیے رینوپلاسٹی جائز نہیں، ازالہ عیب کے لیے جائز ہے لیکن عام طور پر جیسے کسی کی نال لمبی، کسی کی چھوٹی،

دار الافتاء

کسی کی موٹی، کسی کی پتلی ہوتی ہے یہ صورت معتاد کے تحت داخل ہوں گی اور اس کو عیب نہیں مانا جائے گا۔

نوز جوب نون سرجیکل ٹریٹمنٹ ہے۔اس کے حوالے سے ایک سوال یہ پوچھنا ہے کہ اگر کسی عورت کی ناک اتنی بھدی ہو کہ جس کی وجہ سے اس کا شوہر اس کو ناپسند کرتا ہو، یا لڑکی کا رشتہ ملنے میں دشواری ہو یا بھدی ناک شدید ذہنی کرب کا سبب بن جائے، عام حالات سے ہٹ کر ایسے عوارض میں اس کا شرعی حکم کیا ہوگا؟

---

5. Dermabrasion

Dermabrasion is a skin-resurfacing procedure that uses a rapidly rotating device to remove the outer layer of skin. The skin that grows back is usually smoother.

Dermabrasion can decrease the appearance of fine facial lines and improve the look of many skin flaws, including acne scars, scars from surgery, age spots and wrinkles. Dermabrasion can be done alone or in combination with other cosmetic procedures.

During dermabrasion, your doctor numbs your skin with anesthetics. You might also have the option of taking a sedative or receiving general anesthesia, depending on the extent of your treatment.

Skin treated with dermabrasion will be sensitive and blotchy for several weeks. It might take about three months for your skin tone to return to normal.

دار الافتاء

Dermabrasion can be used to treat or remove:

Scars caused by acne, surgery or injuries

Fine wrinkles, especially those around the mouth

Sun-damaged skin, including age spots

Tattoos

Swelling and redness of the nose (rhinophyma)

Potentially precancerous skin patches

What's the difference between dermabrasion and other skin resurfacing options like microdermabrasion?

Depending upon your skin type, condition and goals, you may want to consider other skin resurfacing options. Work with your dermatologist to figure out which option will work best for you.

Consider the following skin resurfacing alternatives:

Chemical peels use chemicals to dissolve top layers of skin of all skin types.

Laser skin resurfacing utilizes a laser to reduce wrinkles or scars on fair skin types only.

Microneedling_uses a physical device to reduce wrinkles or scars on all skin types.

Microdermabrasion uses a spray of tiny abrasive crystals to soften all skin types. It's a lighter procedure than dermabrasion and won't work for deep skin issues, such as stretch marks, scars or wrinkles.

دار الافتاء

6.microneedling

Microneedling is a cosmetic procedure that uses small, sterilized needles to prick the skin.

The purpose of this treatment is to generate new collagen and skin tissue to smooth, firm, and tone skin.

Microneedling is mostly used on the face and the appearance of acne, scars, dark spots, wrinkles, and large pores.

7. chemical peel

A chemical peel is a procedure in which a chemical solution is applied to the skin to remove the top layers. The skin that grows back is smoother. With a light or medium peel, you may need to undergo the procedure more than once to get the desired results.

Chemical peels are used to treat wrinkles, discolored skin and scars — usually on the face. They can be done alone or combined with other cosmetic procedures. And they can be done at different depths, from light to deep. Deeper chemical peels offer more-dramatic results but also take longer to recover from.

8. skin tightening

In general, non-surgical skin tightening procedures work by using targeted energy to heat deeper layers of skin, which stimulates collagen and elastin production and gradually improves skin tone and texture. Some treatments also affect fibrous tissue to help smooth cellulite

- Best for patients who want to treat early signs of aging on the face and neck

دار الإفتاء

(9) 1۔ان ٹریٹمنٹس کے مقاصد میں بھی ایک جھریوں کا خاتمہ ہے، تو کیا اس صورت میں یہ جائز ہوگی؟

(10) 2۔ٹاٹوز کو اگر نون سرجیکل طریقے سے ختم کرنا ممکن ہو تو کروانے کا حکم ہے، کیا اس مقصد کے لیے یہ ٹریٹمنٹ کروائی جاسکتی ہے؟

(11) 3۔ cosmetic purpose کے لیے لیزر ٹریٹمنٹس کو سرجیکل ٹریٹمنٹ مانا جائے گا یا نون سرجیکل؟

---

9. Skin Whitening

Skin whitening injections can make your skin more radiant, fair, and glowing.

Cosmetic treatments can give delightful results but only after a painful process. All of such treatments have drawbacks, loopholes, and side effects. Skin lightening or skin whitening injections such as Glutathione are especially common in Asian countries.

But what harm could skin whitening injections cause? According to research on skin lightening, a greater percentage of people using skin whitening injections end up having some severe diseases, or complications as well as other adverse effects.

Can we avoid them? Well, not all but most. Here are a few possible side effects that may occur after getting a skin whitening injection:

Aggravate symptoms of asthma

Weight gain

Losing pigmentation of hair

Nausea

Eye infections and disorders

Allergic reactions on skin

Partial loss of sensation

Pain in breasts

Toxic epidermal necrosis

Steven Johnson’s syndrome

Diarrhea and stomach problem

1۔ رنگ گورا کرنے کے لیے ایسی ٹریٹمنٹ تغییر خلق اللہ کے دائرے میں آئے گی یا نہیں؟ (12)

2۔ اگر اس دائرے میں داخل ہیں تو، سائلہ کا سوال ہے کہ اگر اس کو منع کیا جائے تو رنگ گورا کرنے والی کریمز بھی تو استعمال کی جاتی ہیں ان کا کیا حکم ہوگا؟

3۔ زینت کے لیے ایسا ذریعہ استعمال کرنا جس میں جسمانی تکلیف ہو اس کا کیا حکم ہوگا؟ (13)

4۔ اس کے جز ترکیبی کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

5۔ اتنے مضر اثرات کے بعد بھی کیا اس کے جواز کا حکم دیا جاسکتا ہے؟

دار الافتاء

10. microblading

What is Microblading?

Microblading is a form of a brow tattoo, so you may think that it will be on your face forever. Don't let that scare you! No, microblading is not done in the same way as a traditional body tattoo.

A delicate hand tool with tiny needles is used to insert pigments of natural origin into the surface layer of the skin. The pigment does not stay there forever, it starts fading after some time.

Microblading is semi-permanent and usually lasts 1.5-2 years

(14) 1۔ بظاہر یہ مشابہ وشم ہے کیا اس کی اجازت ہوگی؟

----

(15) جسم کے کسی حصہ کو چھیدوانے کا کیا حکم ہے؟

11. piercing

What is the ruling regarding piercing different body parts?

----

(16) 12۔ انجیکٹ کی جانے والی چیز کا جز ترکیبی انسانی یا حیوانی پلازما ہو تو اس کا کیا حکم ہوگا؟

(17) 13۔ اتنی بات تو ظاہر ہے کہ مقصد دھوکہ دہی ہو، نامحرم کے سامنے زینت کا اظہار ہو، یا ٹریٹمنٹ نامحرم سے کروائی جائے یا محرم سے کروائی جائے لیکن ستر کا خیال نہ رکھا جائے یا مرد کی عورت سے یا عورت کا مرد کی مشابہت لازم آرہی ہوگی تو عدم جواز کا حکم لگ جائے گا۔ لیکن کیا اب جب کہ یہ تمام طریقے مسلم ممالک اور مسلمانوں تک پھیل گئے تو کیا کفار فساق کا شعار یا انہی سے اس کی ابتدا کی بنا پر اس قسم کی ٹریٹمنٹس پر حرمت کا حکم لگایا جائے گا؟ (سائلہ: بنت عبدالقادر)

بعنایت: مولانا محمد حسان اشرف عثمانی مدظلہم
استاذ جامعہ دارالعلوم کراچی
0346-2150303

دارالافتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

ازالۂ عیب اور زینت کے لیے رائج ٹریٹمنٹ (کاسمیٹک ٹریٹمنٹ) کے مختلف طریقوں کے متعلق، سوالات کے ساتھ منسلکہ معلومات کا مطالعہ کیا گیا، نیز اس حوالہ سے مزید معلومات کے لیے ماہرین کی تحریروں کی طرف مراجعت کی گئی، ان معلومات کی روشنی میں سوالات کے جواب عرض کیے جائیں گے، لیکن اس سے پہلے درج ذیل مقدمات ملاحظہ فرمائیں!

۱۔ شرعاً علاج، ازالۂ عیب اور زینت اختیار کرنا فی نفسہٖ جائز ہے۔ البتہ اس میں یہ تفصیل ہے کہ علاج اور ازالۂ عیب کے لیے جسم میں کانٹ چھانٹ یا دائمی تبدیلی چند شرائط کے ساتھ جائز ہے (للضرورة أو الحاجة)، جبکہ زینت کی خاطر جسم میں کانٹ چھانٹ یا دائمی تبدیلی جائز نہیں ہے، (لما فيه من الإهانة و التغيير لخلق الله بدون الحاجة)۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے: جواہر الفقہ ۷/۴۶ اور فتاوی عثمانی ۴/۲۲۴)

۲۔ آج کل علاج، ازالۂ عیب اور زینت کے لیے، جسم میں کی جانے والی تبدیلیوں کی خاطر رائج، "کاسمیٹک ٹریٹمنٹ" کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں: "سرجیکل ٹریٹمنٹ" اور "نون سرجیکل ٹریٹمنٹ"۔ ان دونوں میں بنیادی فرق یہ ہے کہ "سرجیکل ٹریٹمنٹ" میں جسم میں کانٹ چھانٹ اور دائمی تبدیلی کی جاتی ہے، مثلاً: اس میں طبی آلات کے ذریعہ جسم کے کسی حصہ کو کاٹا یا جوڑا جاتا ہے، جس سے بالعموم جسم میں دائمی تبدیلی رونما ہوتی ہے، جبکہ "نون سرجیکل ٹریٹمنٹ" میں جسم میں کانٹ چھانٹ کی ضرورت پیش نہیں آتی، بلکہ انجکشن کے ذریعہ جلد کے تحت کیمیاوی مواد داخل کیا جاتا ہے وغیرہ۔ عام طور سے اس سے جسم میں جو تبدیلی رونما ہوتی ہے، وہ عارضی ہوتی ہے۔

۳۔ مقدمہ نمبر (۱) میں مذکورہ تفصیل کے مطابق، علاج اور ازالۂ عیب کے لیے "کاسمیٹک ٹریٹمنٹ" کی مذکورہ دونوں صورتیں (سرجیکل اور نون سرجیکل) اختیار کرنا جائز ہیں، جبکہ زینت کے لیے "سرجیکل ٹریٹمنٹ" جائز نہیں ہے۔ البتہ زینت کے لیے "نون سرجیکل ٹریٹمنٹ" فی نفسہٖ جائز ہے، جبکہ اس میں کوئی اور شرعی خرابی، مثلاً: دھوکہ، کشفِ عورت، اسراف، تشبہ بالفساق، تشبہ بجنسِ آخر، تغییر لخلق اللہ اور ضرر وغیرہ نہ ہو، نیز ان میں جو کیمیاوی مواد استعمال کیا جاتا ہے، وہ نجس اور حرام نہ ہو۔

۴۔ بعض صورتوں میں ازالۂ عیب اور زینت کے درمیان حدِ فاصل کا تعین مشکل ہو جاتا ہے۔ البتہ ان میں بنیادی فرق یہ ہے کہ جسم کی ایسی صورت جو انسان کی طبعی صورت کے خلاف ہو، جیسے: زائد انگلی، ناقص عضو، قبل از وقت بالوں کی سفیدی یا چہرے پر جھریوں کا ظہور وغیرہ، تو شرعاً ایسی صورت، عیب کے حکم میں ہے، اور اس صورت میں جسم کو طبعی حالت پر لانے کے لیے جو طریقہ اختیار کیا جائے گا، وہ ازالۂ عیب کے حکم میں ہوگا۔ جبکہ طبعی صورت، مثلاً: طبعی رنگ یا طبعی عمر کے موافق جھریوں کا معتاد ظہور وغیرہ، شرعاً عیب کے حکم میں نہیں ہے، اس لیے ایسی طبعی صورت کو مزید نکھارنا، مثلاً: رنگ گورا کرنے کے لیے کوئی طریقہ اختیار کرنا، ازالۂ عیب نہیں ہے، بلکہ یہ زینت کے تحت داخل ہے اور جائز ہے۔

دار الافتاء

جاری ہے۔۔۔

سنن أبي داود (٤/ ٧٨)

عن ابن عباس، قال: «لعنت الواصلة، والمستوصلة، والنامصة، والمتنمصة، والواشمة، والمستوشمة، من غير داء»

شرح النووي على مسلم (١٤/ ١٩٢)

(لكل داء دواء فإذا أصيب دواء الداء برئ بإذن الله) فهذا فيه بيان واضح لأنه قد علم أن الأطباء يقولونالمرض هو خروج الجسم عن المجرى الطبيعي والمداواة رده إليه وحفظ الصحة بقاؤه عليه فحفظها يكون بإصلاح الأغذية وغيرها ورده يكون بالموافق من الأدوية المضادة للمرض

«الفتاوى العالمكيرية = الفتاوى الهندية» (٥/ ٣٦٠):

«لا بأس بقطع العضو إن وقعت فيه الآكلة لئلا تسري كذا في السراجية

لا بأس بقطع اليد من الآكلة وشق البطن لما فيه كذا في الملتقط. إذا أراد الرجل أن يقطع إصبعا زائدة أو شيئا آخر قال نصير – رحمه الله تعالى – إن كان الغالب على من قطع مثل ذلك الهلاك فإنه لا يفعل وإن كان الغالب هو النجاة فهو في سعة من ذلك رجل أو امرأة قطع الإصبع الزائدة من ولده قال بعضهم لا يضمن ولهما ولاية المعالجة وهو المختار ولو فعل ذلك غير الأب والأم فهلك كان ضامنا والأب والأم إنما يملكان ذلك إذا كان لا يخاف التعدي والوهن في اليد كذا في الظهيرية.

من له سلعة زائدة يريد قطعها إن كان الغالب الهلاك فلا يفعل وإلا فلا بأس به كذا في خزانة المفتين. جراح اشترى جارية رتقاء فله شق الرتق وإن ألمت كذا في القنية. ولا بأس بشق المثانة إذا كانت فيها حصاة وفي الكيسانيات في الجراحات المخوفة والقروح العظيمة والحصاة الواقعة في المثانة ونحوها إن قيل قد ينجو وقد يموت أو ينجو ولا يموت يعالج وإن قيل لا ينجو أصلا لا يداوى بل يترك كذا في الظهيرية»

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (٦/ ٣٧٣)

(قوله سواء كان شعرها أو شعر غيرها) لما فيه من التزوير كما يظهر مما يأتي وفي شعر غيرها انتفاع بجزء الآدمي أيضا: لكن في التتارخانية، وإذا وصلت المرأة شعر غيرها بشعرها فهو مكروه، وإنما الرخصة في غير شعر بني آدم تتخذه المرأة لتزيد في قرونها، وهو مروي عن أبي يوسف، وفي الخانية ولا بأس للمرأة أن تجعل في قرونها وذوائبها شيئا من الوبر

دار الإفتاء

جاری ہے---

اس تمہید کے بعد سوالات کے جواب درج ذیل ہیں:

(۲،۱)۔۔۔سوال میں مذکورہ طریقہ "ڈرمل فلر"(Dermal Filler) کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ اس میں انجکشن کے ذریعہ کیمیاوی مادہ جلد میں داخل کر کے، عارضی طور پر زینت کے لیے، یاڈھلتی عمر کے اثرات کو ختم یا کم کرنے کے لیے، جھریوں کا ازالہ کیا جاتا ہے، جس سے چہرے اور دیگر اعضاء کی جلد خوب صورت اور جوان نظر آتی ہے۔ اسی طرح اس میں ناک اور ہونٹ وغیرہ کے عیب دار حصے میں انجکشن کے ذریعے کیمیاوی مادہ داخل کر کے مناسب صورت دی جاتی ہے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ چونکہ اس طریقہ سے جسم میں عارضی تبدیلی رونما ہوتی ہے، اس لیے ازالۂ عیب یا زینت کے لیے ایسا طریقہ اختیار کرنا فی نفسہٖ جائز ہے، بشرطیکہ یہ طریقہ اوپر مقدمہ نمبر (۳) میں مذکورہ کسی شرعی خرابی پر مشتمل نہ ہو۔

(۴،۳)۔۔۔ تغییر لخلق اللہ سے مراد یہ ہے کہ جسم میں ایسی تبدیلی کی جائے، جو دائمی ہو اور جسم کی طبعی صورت کی طرح معلوم ہو۔ صورتِ معتاد کا مطلب بھی یہی ہے، مثلاً: پانچ انگلیوں میں سے ایک انگلی کاٹ ڈالنا، بھنویں نوچنا یا جسم کے کسی اور طبعی حصے کو دائمی تبدیلی کے ذریعہ بدل دینا۔ زینت کے لیے جسم میں ایسی تبدیلی کرنا ناجائز ہے۔

ڈرمل فلر کی مذکورہ تفصیل کے مطابق، اس کے ذریعہ جسم میں جو تبدیلی کی جاتی ہے، چونکہ وہ عارضی ہوتی ہے، اس لیے ازالۂ عیب اور زینت کے لیے اس کی گنجائش ہے، اور یہ تغییر لخلق اللہ میں داخل نہیں ہے۔

تكملة فتح الملهم للشيخ محمد تقي العثماني حفظه الله تعالى (١٦٩/٤)

وقال القرطبي في تفسيره (٥: ٣٩٢): ثم قيل: هذا المنهي عنه إنما هو فيما يكون باقيا، لأنه من باب تغيير خلق الله تعالى، فأما مالا يكون باقيا، كالكحل والتزين به للنساء فقد أجازه العلماء مالك وغيره، وكرهه مالك للرجال، وأجاز مالك أيضا أن تشي المرأة يديها بالحناء .

والحاصل: أن كل ما يفعل في الجسم من زيادة أو نقص من أجل الزينة بما يجعل الزيادة أو النقصان مستمرا مع الجسم وبما يبدو منه أنه كان في أصل الخلقة هكذا فإنه تلبيس وتغيير منهي عنه. وأما ما تزينت به المرأة لزوجها من تحمير الأيدي، أو الشفاه أو العارضين بما لا يلتبس بأصل الخلقة، فإنه ليس داخلا في النهي عند جمهور العلماء. وأما قطع الأصبع الزائدة ونحوها فإنه ليس تغييرا لخلق الله، وإنه من قبيل إزالة عيب أو مرض، فأجازه أكثر العلماء خلافا لبعضهم.

(۵)۔۔۔ڈرمل فلر میں جو کیمیاوی اجزاء جلد کے اندر داخل کیے جاتے ہیں، ان میں عام طور پر کولیجن، Hyaluronic acid اور بعض دیگر اجزاء کا استعمال کیا جاتا ہے، ان اجزاء کا حکم ان کے ماخذ پر منحصر ہے، اگر ان کا ماخذ نباتات، یا ذبح شدہ حلال جانور ہے، تو فلر میں ان کا استعمال جائز ہے۔ تاہم اگر ان کا ماخذ مردار جانور، یا انسان ہو، تو زینت کے لیے فلر میں ان کا استعمال ناجائز ہے۔ اسی طرح اپنے ہی جسم کے کسی حصہ سے چربی نکال کر اس کے اجزاء کا محلول تیار کر کے، زینت کے لیے فلر میں ان کا استعمال

جاری ہے۔۔۔

کرنا ناجائز ہے۔ البتہ ازالۂ عیب کے لیے شرائط کے ساتھ اس کی گنجائش ہے۔(تفصیل کے لیے دیکھیے: جواہر الفقہ ۷/۴۶ اور فتاوی عثمانی ۴ /۲۲۴))

بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (٥/ ١٣٢)

ولو سقط سنه يكره أن يأخذ سن ميت فيشدها مكان الأولى بالإجماع وكذا يكره أن يعيد تلك السن الساقطة مكانها عند أبي حنيفة ومحمد رحمهما الله ولكن يأخذ سن شاة ذكية فيشدها مكانها وقال أبو يوسف - رحمه الله - لا بأس بسنه ويكره سن غيره قال ولا يشبه سنه سن ميت استحسن ذلك وبينهما عندي فصل ولكن لم يحضرني (ووجه) الفصل له من وجهين أحدهما أن سن نفسه جزء منفصل للحال عنه لكنه يحتمل أن يصير متصلا في الثاني بأن يلتئم فيشتد بنفسه فيعود إلى حالته الأولى وإعادة جزء منفصل إلى مكانه ليلتئم جائز كما إذا قطع شيء من عضوه فأعاده إلى مكانه فأما سن غيره فلا يحتمل ذلك.

والثاني أن استعمال جزء منفصل عن غيره من بني آدم إهانة بذلك الغير والآدمي بجميع أجزائه مكرم ولا إهانة في استعمال جزء نفسه في الإعادة إلى مكانه (وجه) قولهما أن السن من الآدمي جزء منه فإذا انفصل استحق الدفن كله والإعادة صرف له عن جهة الاستحقاق فلا تجوز وهذا لا يوجب الفصل بين سنه وسن غيره.

الأشباه والنظائر لابن نجيم (ص: ١٣٨)

الجزء المنفصل من الحي كميتته كالأذن المقطوعة والسن الساقط إلا في حق صاحبه فطاهر وإن كثر ما لا ينعصر إذا تنجس.

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (١/ ٢٠٧)

(قوله ففي البدائع نجسة) فإنه قال: ما أبين من الحي إن كان جزءا فيه دم كاليد والأذن والأنف ونحوها فهو نجس بالإجماع، وإلا كالشعر والظفر فطاهر عندنا. اهـ ملخصا (قوله وفي الخانية لا) حيث قال: صلى وأذنه في كمه أو أعادها إلى مكانها تجوز صلاته في ظاهر الرواية. اهـ ملخصا. وعلله في التجنيس بأن ما ليس بلحم لا يحله الموت فلا يتنجس بالموت أي والقطع في حكم الموت. واستشكله في البحر بما مر عن البدائع. وقال في الحلية: لا شك أنها مما تحلها الحياة ولا تعرى عن اللحم، فلذا أخذ الفقيه أبو الليث بالنجاسة وأقره جماعة من المتأخرين. اهـ. وفي شرح المقدسي قلت: والجواب عن الإشكال أن إعادة الأذن وثباتها إنما يكون غالبا بعود الحياة إليها فلا يصدق أنها مما أبين من الحي؛ لأنها بعود الحياة إليها صارت كأنها لم تبن، ولو فرضنا شخصا مات ثم

جاری ہے---

دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ ... کراچی

أعيدت حياته معجزة أو كرامة لعاد طاهرا. اهـ.

أقول: إن عادت الحياة إليها فهو مسلم، لكن يبقى الإشكال لو صلى وهي في كمه مثلاً.

والأحسن ما أشار إليه الشارح من الجواب بقوله وفي الأشباه إلخ وبه صرح في السراج فما في الخانية من جواز صلاته ولو الأذن في كمه لطهارتها في حقه؛ لأنها أذنه فلا ينافي ما في البدائع بعد تقييده بما في الأشباه

(۶)۔۔۔ہمارے علم کے مطابق سوال میں ذکر کردہ طریقے "vampire breast lift" میں مریض کے جسم کے کسی حصہ سے خون کے بعض اجزاء لیے جاتے ہیں، اور ازالۂ عیب یا زینت کے لیے چھاتی میں انجکشن کے ذریعہ داخل کیے جاتے ہیں۔ اس کا شرعی حکم یہ ہے کہ ازالۂ عیب مثلاً: چھاتی، کینسر یا کسی حادثہ کی وجہ سے متاثر ہو جائے اور طبعی حالت سے نکل کر معیوب نظر آئے، تو اس صورت میں اس طریقہ سے چھاتی کی اصلاح جائز ہے۔ البتہ اگر چھاتی طبعی حالت کے مطابق ہو، اور محض زینت کے لیے یہ طریقہ اختیار کیا جائے، تو اس صورت میں یہ جائز نہیں ہے، اور اس سے اجتناب ضروری ہے۔ کیونکہ اس میں بغیر حاجت کے جسم سے خون لیا جاتا ہے، اور پھر جسم میں داخل کیا جاتا ہے، جبکہ عام حالات میں بلا ضرورت یہ دونوں کام ناجائز ہیں۔

مذکورہ بالا تفصیل سے اس طریقے میں استعمال شدہ اجزائے ترکیبی "platelet-rich plasma (PRP)" کا حکم بھی واضح ہو جاتا ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ خون کے مذکورہ اجزاء، خون کے حکم میں ہونے کی وجہ سے نجس ہیں، لہذا زینت کے لیے ان کا استعمال جائز نہیں ہے۔ البتہ ازالۂ عیب یا علاج کے لیے مقدمہ نمبر (۱) میں مذکورہ تفصیل کے مطابق اس کی گنجائش ہے۔

(۷)۔۔۔بوٹوکس (Botox) کے بارے میں ذکر کردہ معلومات سے معلوم ہوا کہ "فِلر" کی طرح "بوٹوکس" بھی جلد میں انجکشن کے ذریعہ داخل کیا جاتا ہے، جس کے ذریعہ ازالۂ عیب یا زینت کے لیے عارضی طور پر جھریوں کو ختم کیا جاتا ہے۔ چونکہ فِلر کی طرح یہ بھی جسم میں عارضی تبدیلی پیدا کرتا ہے، اس لیے ازالۂ عیب یا زینت کے لیے اس کا انجکشن لگوانا فی نفسہ جائز ہے۔ جہاں تک اس کے اجزائے ترکیبی اور اس میں مضرت کا تعلق ہے، تو اس کی تفصیل یہ ہے کہ بوٹوکس، "Botulinum toxin" سے اخذ کیا جاتا ہے، جو ایک زہریلا مادہ ہے، اور اس کا اصل ماخذ بیکٹیریا (ایک جراثیم) ہے۔ اس لیے اس کے فوائد کے ساتھ نقصانات بھی ہیں۔ لہذا اس کا شرعی حکم یہ ہے کہ اگر اس کا استعمال کسی ماہر کے ذریعہ کروایا جائے، اور ظنِ غالب کے درجہ میں اس سے فائدہ ہو، اور نقصان نہ ہو، تو اس صورت میں زینت کے لیے اس کا استعمال جائز ہے، ورنہ اس سے بچنا چاہیے۔ نیز اس کے مفید یا مضر ہونے کے متعلق کسی ماہر اور معتمد معالج کی رائے شرعاً معتبر ہے۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (٤/ ٤٢)

البنج ونحوه من الجامدات إنما يحرم إذا أراد به السكر وهو الكثير منه، دون القليل المراد به التداوي ونحوه كالتطيب بالعنبر وجوزة الطيب، ونظير ذلك ما كان سميا قتالا كالمحمودة وهي السقمونيا ونحوها من الأدوية السمية فإن استعمال القليل منها جائز، بخلاف القدر المضر فإنه يحرم، فافهم واغتنم هذا التحرير

دار الافتاء

جاری ہے۔۔۔

البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوري (٨/ ٢١٢)

قال - رحمه الله -: (ويقبل قول الكافر في الحل والحرمة) قال الشارح وهذا سهو لأن الحل والحرمة من الديانات ولا يقبل قول الكافر في الديانات، وإنما يقبل قوله: في المعاملات خاصة للضرورة لأن خبره صحيح لصدوره عن عقل ودين يعتقد فيه حرمة الكذب والحاجة ماسة إلى قبول قوله لكثرة وقوع المعاملات اهـ.

(۸)۔۔۔ناک سے متعلق سوال میں ذکر کردہ کاسمیٹک ٹریٹمنٹ "Nonsurgical rhinoplasty" میں انجکشن کے ذریعہ کیمیاوی مواد ناک کی جلد میں داخل کیا جاتا ہے، جس سے عارضی طور پر اس کی ساخت اور صورت میں معمولی تبدیلی رونما ہوتی ہے، مثلاً: ناک کے دھنسے ہوئے حصہ میں انجکشن لگوانے سے، یہ کسی قدر ابھرا ہوا اور متوازن نظر آتا ہے وغیرہ۔ یہ طریقہ ازالۂ عیب یا زینت کے لیے اختیار کرنا فی نفسہ جائز ہے، بشرطیکہ اس میں دھوکہ، اسراف، ضرر اور تشبہ بالفساق وغیرہ سے بچا جائے۔ جہاں تک "پلاسٹک سرجری: فقہ اسلامی کی روشنی میں" (کتاب کا نام)، میں ذکر کردہ "رینوپلاسٹی" کا تعلق ہے، تو بظاہر اس سے مراد "سرجیکل نوز جوب" ہے، جس میں آپریشن کے ذریعہ ناک کی شکل وصورت میں دائمی تبدیلی کی جاتی ہے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ زینت کے لیے یہ طریقہ اختیار کرنا جائز نہیں ہے، البتہ ازالۂ عیب اور علاج کے لیے شرائط کے ساتھ جائز ہے۔

(۹)۔۔۔سوال میں ذکر کردہ طریقہ "ڈرمابریشن" (Dermabrasion) اور اس کے مذکورہ دیگر متبادل جیسے: کیمیکل پیل (Chemical Peel) اور مائیکرو نیڈلنگ (Microneedling) وغیرہ، میں جسم کے مختلف حصوں کی جھریوں کو ختم کرنے کے لیے، مختلف طریقوں سے جلد کی بیرونی تہہ ہٹائی جاتی ہے، جو بعد میں قدرتی طور پر خود ہی نشو ونما پاتی ہے، یہ نئی تہہ نرم ہوتی ہے، اور جھریوں سے خالی ہوتی ہے۔ چونکہ ان طریقوں سے بلا ضرورت جلد کی بیرونی تہہ ہٹائی جاتی ہے، جو تکریم بنی آدم کے خلاف ہے۔ نیز یہ "نمص" کی طرح ہے، جس میں چہرے یا بھنوؤں کے بالوں کو نوچا جاتا ہے، اور از روئے حدیث منع ہے۔ اس لیے اس کا شرعی حکم مقدمہ نمبر (۱) کے مطابق یہ ہے کہ ازالۂ عیب کے لیے مذکورہ طریقے فی نفسہ جائز ہیں۔ لیکن محض زینت کے لیے مذکورہ طریقے اختیار کرنا جائز نہیں ہیں (لما فيها من معنى الإهانة والنمص بدون الحاجة)۔

البتہ اس میں ذکر کردہ آخری طریقہ "Skin Tightening" کی مختلف صورتیں ہیں، جن میں سے بعض صورتوں میں جلد کی بیرونی تہہ زائل نہیں کی جاتی، بلکہ "لیزر ٹریٹمنٹ" کے ذریعہ جسم میں موجود کولیجن کے ذریعہ جھریوں کا ازالہ کیا جاتا ہے، چونکہ اس سے عارضی تبدیلی پیدا ہوتی ہے، اس لیے زینت کے لیے ایسے طریقے اختیار کرنے کی گنجائش ہے، جبکہ اس میں دیگر شرعی خرابیاں نہ ہوں۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (٦/ ٣٧٣)

«لعن الله الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة والواشرة والمستوشرة والنامصة والمتنمصة» النامصة التي تنتف الشعر من الوجه والمتنمصة التي يفعل بها ذلك

دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ

جاری ہے۔۔۔

(۱۰)۔۔۔ٹاٹو(Tattoo)یعنی زینت کے لیے جسم گودوا کر، اس میں نقش و نگار کرنا(وشم) ناجائز اور حرام ہے، چاہے ایسے نقش و نگار بعد میں "ڈرمابریشن" کے مذکورہ طریقے سے ہٹانا ممکن ہو یا نہ ہو، زینت کے لیے جسم گودوا کر اس میں نقش و نگار کرنا بہر صورت ناجائز اور حرام ہے۔ البتہ اگر اس ناجائز عمل کا ارتکاب کیا جائے، تو بعد میں "ڈرمابریشن" یا دیگر طریقوں سے ایسے نقش و نگار ہٹانے میں یہ تفصیل ہے کہ "وشم" کے بعد جسم میں جو نقش پڑ جاتے ہیں، وہ جسم کا حصہ بن جاتے ہیں، اور ضرر کے بغیر اس کا ازالہ مشکل ہوتا ہے۔ اس لیے اس کا ازالہ شرعا ضروری نہیں ہے۔ تاہم چونکہ یہ جسم میں ایک عیب ہے، اس لیے "ڈرمابریشن" یا دیگر طریقوں سے اس کا ازالہ جائز ہے، بشرطیکہ ازالہ عیب میں عیب کے بقدر یا اس سے بڑا ضرر نہ ہو۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (۱/ ۳۳۰)

مطلب في حكم الوشم [تنبيه مهم]

يستفاد مما مر حكم الوشم في نحو اليد، وهو أنه كالاختضاب أو الصبغ بالمتنجس؛ لأنه إذا غرزت اليد أو الشفة مثلاً بإبرة ثم حشي محلها بكحل أو نيلة ليخضر تنجس الكحل بالدم، فإذا جمد الدم والتأم الجرح بقي محله أخضر، فإذا غسل طهر؛ لأنه أثر يشق زواله؛ لأنه لا يزول إلا بسلخ الجلد أو جرحه، فإذا كان لا يكلف بإزالة الأثر الذي يزول بماء حار أو صابون فعدم التكليف هنا أولى، وقد صرح به في القنية فقال: ولو اتخذ في يده وشما لا يلزمه السلخ اهـ. لكن في الذخيرة: لو أعاد سنه ثانيا ونبت وقوي، فإن أمكن قلعه بلا ضرر قلعه وإلا فلا وتنجس فمه

الأشباه والنظائر لابن نجيم (ص: ۷٤)

الثالثة: الضرر لا يزال بالضرر

وهي مقيدة لقولهم: الضرر يزال، أي لا بضرر.

(۱۱)۔۔۔"لیزر ٹریٹمنٹ" کی متعدد صورتیں ہیں، اس لیے سب صورتوں پر ایک حکم لگانا مشکل ہے۔ جہاں تک جھریوں کے ازالہ کے لیے سوال میں ذکر کردہ لیزر ٹریٹمنٹ(Laser Skin Resurfacing) کا تعلق ہے، تو یہ "سرجیکل ٹریٹمنٹ" کے حکم میں ہے، کیونکہ اس کے ذریعہ جلد کی بیرونی تہہ زائل کی جاتی ہے، اس لیے زینت کے لیے اس کا استعمال ناجائز ہے۔ البتہ ازالۂ عیب کے درجہ میں اس کی گنجائش ہے۔ تاہم لیزر ٹریٹمنٹ کی جن صورتوں میں جلد کی تہہ زائل نہیں کی جاتی، بلکہ اس کے ذریعہ صرف جسم میں موجود کولیجن کے ذریعہ جھریوں کا ازالہ کیا جاتا ہے تو زینت کے لیے اس طرح کی لیزر ٹریٹمنٹ کی گنجائش ہے، جبکہ اس میں کوئی اور شرعی خرابی نہ ہو۔

(۱۲)۔۔۔رنگ گورا کرنے کے لیے سوال میں ذکر کردہ طریقہ "Skin Whitening Injections" کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ اس میں چہرے اور جسم کے دیگر حصوں کی جلد کو گورا کرنے کے لیے متعدد انجکشن لگوائے جاتے ہیں، جن کے ذریعہ حیوانات اور بعض دفعہ انسان کے اجزاء پر مشتمل کولیجن وغیرہ کو جلد میں داخل کیا جاتا ہے۔ یہ عمل بہت سارے انجکشن پر

جاری ہے۔۔۔

مشتمل ہونے کی وجہ سے تکلیف دہ ہونے کے علاوہ، ضرر رساں بھی ہے، چنانچہ اس عمل کے بعد معدہ اور سانس کے امراض، الرجی اور بعض دیگر عوارض میں مبتلا ہونا پایا جاتا ہے۔ اس لیے زینت کے لیے ایسا طریقہ اختیار کرنا جائز نہیں ہے۔ رنگ گورا کرنے والی کریم میں چونکہ مذکورہ خرابیاں نہیں ہیں، اس لیے یہ جائز ہے۔

(۱۳)۔۔۔اصل یہ ہے کہ کسی مصلحت اور فائدہ کے بغیر، جسم کو تکلیف اور اذیت دینا جائز نہیں ہے، تاہم اگر کوئی مصلحت مثلاً: علاج وغیرہ کے لیے اس کی نوبت آئے تو شرعی حدود کے اندر اس کی گنجائش ہے۔ جہاں تک زینت کے لیے جسمانی تکلیف کا تعلق ہے تو زینت بھی چونکہ ایک مصلحت ہے اور اس کا رواج عہدِ رسالت سے ہے، اس لیے زینت کے لیے ایسے عمل کی گنجائش ہے، جس میں کان یا ناک چھیدوانے کے بقدر معمولی تکلیف ہو۔ تاہم اگر اس کے لیے غیر معمولی تکلیف دہ عمل اختیار کیا جائے، جس کے لیے باقاعدہ جلد کو سن کرنے کی ضرورت ہو، اور اس کے بغیر اس کی تکلیف ناقابلِ تحمل ہو تو زینت کے لیے ایسا طریقہ اختیار کرنا جائز نہیں ہے۔

البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوري (٨/ ٥٥٤)

والأصل أن إيصال الألم إلى الحيوان لا يجوز شرعا إلا لمصالح تعود إليه وفي الختان إقامة السنة وتعود إليه أيضا مصلحته لأنه جاء في الحديث «الختان سنة يحارب على تركها» وكذا يجوز كي الصغير وربط قرحته وغيره من المداواة وكذا يجوز ثقب أذن البنات الأطفال؛ لأن فيه منفعة للزينة وكان يفعل ذلك من وقته – صلى الله عليه وسلم – إلى يومنا هذا من غير نكير

(۱۴)۔۔۔"مائیکروبلیڈنگ" (Microblading) کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ اس میں چھوٹی چھوٹی سوئیوں پر مشتمل ایک آلے سے بھنوؤں کے اندر خالی جگہوں کو زخمی کیا جاتا ہے، اس کے بعد ان میں ایک خاص قسم کا رنگ بھرا جاتا ہے، جس سے بھنویں گھنی نظر آتی ہیں۔ یہ طریقہ "وشم" میں داخل ہے، جسے زینت کے لیے اختیار کرنا ناجائز اور حرام ہے، اس لیے اس سے بچنا ضروری ہے۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (٦/ ٣٧٣)

والواشمة: التي تشم في الوجه والذراع، وهو أن تغرز الجلد بإبرة ثم يحشى بكحل أو نيل فيزرق والمستوشمة: التي يفعل بها ذلك بطلبها

(۱۵)۔۔۔جسم کے کسی حصہ کو زینت کے لیے چھیدوانے (piercing) کے حکم میں یہ تفصیل ہے کہ جسم کو زینت کے لیے چھیدوا کر اس میں زیور پہننے کی وہ صورت جائز ہے، جو عام مسلمانوں کے عرف میں زینت کے لیے رائج ہو، جیسے: کان یا ناک میں چھید کرکے زیور پہننا۔ اور جو طریقے صرف کفار یا فساق کے عرف میں رائج ہوں، ان کو اختیار کرنا جائز نہیں ہے، جیسے: بعض لوگ ہونٹوں میں چھید کرکے زیور پہنتے ہیں، اس طریقہ میں فساق اور کفار کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے، اسے اختیار کرنا ناجائز ہے، نیز اس میں بغیر فائدہ کے جسم کو اذیت دی جاتی ہے، اس لیے اس سے بچنا لازم ہے۔

جاری ہے۔۔۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (٦/ ٤٢٠)

(ويكره) للولي إلباس (الخلخال أو السوار لصبي) ولا بأس بثقب أذن البنت والطفل استحسانا ملتقط. قلت: وهل يجوز الخزام في الأنف، لم أره..........................

(قوله الخلخال) كبلبال ويسمى خلخلا ويضم قاموس (قوله للصبي) أي الذكر لأنه من زينة النساء ط (قوله والطفل) ظاهره أن المراد به الذكر مع أن ثقب الأذن لتعليق القرط، وهو من زينة النساء، فلا يحل للذكور، والذي في عامة الكتب، وقدمناه عن التتارخانية: لا بأس بثقب أذن الطفل من البنات وزاد في الحاوي القدسي: ولا يجوز ثقب آذان البنين فالصواب إسقاط الواو (قوله لم أره) قلت: إن كان مما يتزين النساء به كما هو في بعض البلاد فهو فيها كثقب القرط اهـ ط وقد نص الشافعية على جوازه مدني

البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوري (٨/ ٥٥٤)

والأصل أن إيصال الألم إلى الحيوان لا يجوز شرعا إلا لمصالح تعود إليه وفي الختان إقامة السنة وتعود إليه أيضا مصلحته لأنه جاء في الحديث «الختان سنة يحارب على تركها» وكذا يجوز كي الصغير وربط قرحته وغيره من المداواة وكذا يجوز ثقب أذن البنات الأطفال؛ لأن فيه منفعة للزينة وكان يفعل ذلك من وقته – صلى الله عليه وسلم – إلى يومنا هذا من غير نكير

(١٦)---پلازما خون کا جزو ہونے کی وجہ سے نجس ہے، چاہے انسان کا ہو یا حیوان کا۔ اس لیے زینت کے لیے ایسی چیز کا استعمال ناجائز ہے، جس کے اجزائے ترکیبی میں پلازما شامل ہو، البتہ اگر قلبِ ماہیت کے ذریعہ پلازما کی ماہیت بدل گئی ہو، تو اس صورت میں اس کے استعمال کی گنجائش ہو سکتی ہے۔

(١٧)---زینت کے جو طریقے کفار یا فساق کے ساتھ خاص ہیں، اور عام مسلمانوں کے عرف میں رائج نہیں ہیں، تو ایسے طریقوں سے بچنا لازم ہے۔ البتہ اگر زینت کا کوئی طریقہ شرفاء اور فساق سب کے ہاں رائج ہو، اور عام مسلمانوں کے عرف میں اسے زینت کے لیے اختیار کیا جاتا ہو، اور اس میں کوئی اور شرعی خرابی نہ ہو، تو اسے اختیار کرنا جائز ہے، ایسا طریقہ صرف اس وجہ سے ناجائز نہیں ہو گا کہ اس کی ابتداء کفار سے ہوئی تھی۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (٦/ ٤٢٠)

(ويكره) للولي إلباس (الخلخال أو السوار لصبي) ولا بأس بثقب أذن البنت والطفل استحسانا ملتقط. قلت: وهل يجوز الخزام في الأنف، لم أره..........................

(قوله الخلخال) كبلبال ويسمى خلخلا ويضم قاموس (قوله للصبي) أي الذكر لأنه

جاری ہے---

من زينة النساء ط (قوله والطفل) ظاهره أن المراد به الذكر مع أن ثقب الأذن لتعليق القرط، وهو من زينة النساء، فلا يحل للذكور، والذي في عامة الكتب، وقدمناه عن التتارخانية: لا بأس بثقب أذن الطفل من البنات وزاد في الحاوي القدسي: ولا يجوز ثقب آذان البنين فالصواب إسقاط الواو (قوله لم أره) قلت: إن كان مما يتزين النساء به كما هو في بعض البلاد فهو فيها كثقب القرط اهـ ط وقد نص الشافعية على جوازه مدني

.... والله تعالى أعلم

فداء الله

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

٢٧/شعبان المعظم/١٤٤٤ھ

٢٠/مارچ/٢٠٢٣ء

جواب الحمد للہ اصول فقہیہ کے مطابق اور صحیح ہے۔ ماشاء اللہ تمام امور کی تفصیل واضح کردی گئی ہے۔ لیکن چونکہ ان معاملات میں صریح جزئیات ملنا ممکن نہیں اس لئے دوسرے اہل فتویٰ سے بھی رجوع کرلیا جائے تو بہتر ہے۔ واللہ سبحانہ اعلم

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

مفتی

نائب مفتی

دار الافتاء

فتویٰ نمبر ١١/٢٤٦٩